

UC 680



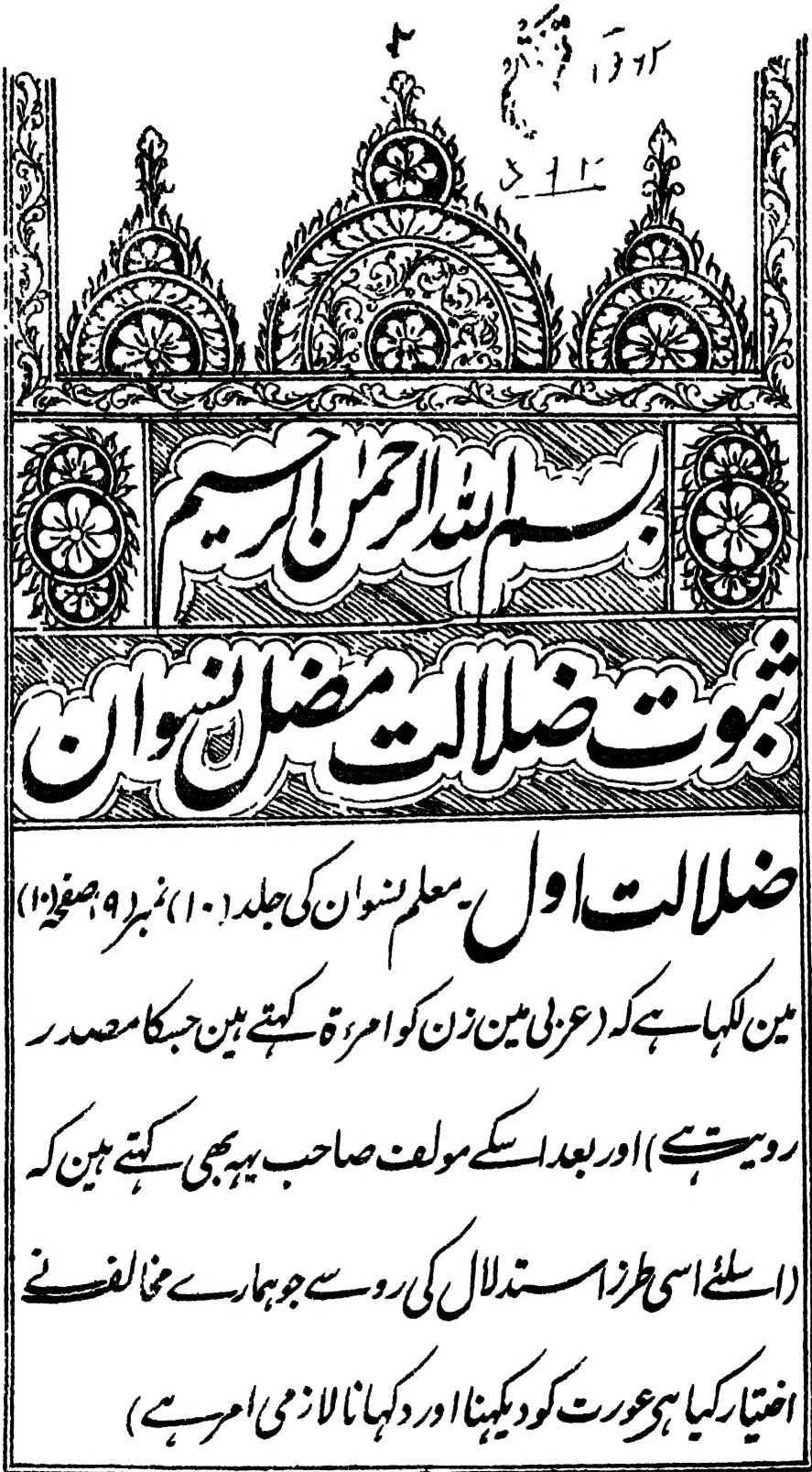
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مصنفه فیضیہ درجہ ضیح و لیسح و شریح و بیج جامع معقول
و منقول حاوی فروع و اصول فخر الساطین شرف المعاصین

أَلَا أَعْلَمُ أَهْلَ الْإِسْلَامِ

خیر خواہ نہایت مولانا میرزا داؤد علی بیگ صاحب ہجرت شہر تفرقات
دہلیہ منشی محمد نعیم الدین پیشکار روئی پورہ سرکار عالم

وَقَدْ طُبِعَ فِي مَكْتَبَةِ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ثبوت ضلالت مضل شنوان

ضلالت اول - معلم شنوان کی جلد (۱۰) نمبر (۹) صفحہ (۱۰)

مین لکھا ہے کہ (عربی مین زن کو امرۃ کہتے ہین جسکا مصدر

رویہ ہے) اور بعد اسکے مولف صاحب یہ بھی کہتے ہین کہ

(اسلئے اسی طرز استدلال کی رو سے جو ہمارے مخالف نے

اختیار کیا ہے عورت کو دیکھنا اور دکھانا لازمی امر ہے)

بہم اس دعویٰ اور دلیل کو میزان منطق میں تو لکراؤ سکا نقصان
ماہر کرتے ہیں۔

اس بحث کے قضایا ہیں

غنی کے امرۃ کا مصدر رویت ہے۔

نب کے رادرجب کا مصدر رویت ہے اس کی رویت وراثت
لازمی امر ہے۔

نتیجہ

پس امرۃ کی رویت وراثت لازمی امر ہے

صغ کے اسکا باطل ہے اس لئے کہ امرۃ کا مصدر رویت

نہیں ہے بلکہ امرۃ اسم جامد ہے اور جب امرۃ کا مصدر رویت نہ ہوا

۱۹۶۲

۵۹۱۲



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ثبوت ضلالت مضل نسوان

ضلالت اول - معلم نسوان کی جلد (۱۰) نمبر (۹ صفحہ ۱۰)

مین لکھا ہے کہ (عربی مین زن کو امرۃ کہتے ہیں جسکا مصدر

رویہ ہے) اور بعد اسکے مولف صاحب یہ بھی کہتے ہیں کہ

(اسلئے اسی طرز استدلال کی رو سے جو ہمارے مخالف نے

اختیار کیا ہی عورت کو دیکھنا اور دکھانا لازمی امر ہے)

اب ہم اس دعویٰ اور دلیل کو میزان منطق میں تو لکراؤ سکا نقصان
ظاہر کرتے ہیں۔

اس بحث کے قضایا ہیں

صغیرۃ الامرۃ کا مصدر رویت ہے۔

کب کے اور جب کا مصدر رویت ہے اس کی رویت وراثت
لازمی امر ہے۔

نتیجہ

پس امرۃ کی رویت وراثت لازمی امر ہے

صغیرۃ کا باطل ہے اس لئے کہ امرۃ کا مصدر رویت

نہیں ہے بلکہ امرۃ اسم جامد ہے اور جب امرۃ کا مصدر رویت

۱۳۶۲
۵۹۱۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ثبوت ضلالت مضل شہوان

ضلالت اول - معلم شہوان کی جلد (۱۰) نمبر (۹ صفحہ ۱۰)
مین لکھا ہے کہ (عربی مین زن کو امرۃ کہتے ہیں جسکا مصدر
رویہ ہے) اور بعد اسکے مولف صاحب یہ بھی کہتے ہیں کہ
(اسلئے اسی طرز استدلال کی رو سے جو ہمارے مخالف نے
اختیار کیا ہے عورت کو دیکھنا اور دکھانا لازمی امر ہے)

اب ہم اس دعویٰ اور دلیل کو میزان منطق میں تو لکرا دے گا نقصان
ظاہر کرتے ہیں۔

اس بحث کے قضایا پلین

صغے کا مردہ کا مصدر رویت ہے۔

کب کے راجب کا مصدر رویت ہے اس کی رویت وراثت
لازمی امر ہے۔

نتیجہ

پس امرہ کی رویت وراثت لازمی امر ہے

صغے کا باطل ہے اس لئے کہ امرہ کا مصدر رویت

نہیں ہے بلکہ امرہ اسم جامد ہے اور جب امرہ کا مصدر رویت نہ ہو

بلکہ اسم جامد ہوا تو ملازمہ بھی باطل ہوا چنانچہ صراح میں صاف
 صاف موجود ہے مرء مرد و ضم المیم لفظہ فیہ و ہما مران
 صا الحان ولا یجمع علی لفظہ و بعضہم یقولون مرؤن و ہذا
 مرءۃ صا الحۃ و مرءۃ بترك الهمزة ایضا وان دخل علیہ الف
 انوہل کان فیہ ثلث لغان فتحر الراء علی کل حال و ضمها
 علی کل حال و اعراضا علی کل حال یقال ہذا امرء و راء
 امرء و مررت بامرء و ہذا امرءۃ مفتوحة الراء علی کل حال
 و اسقطت الالف فی التصغیر قلت مرء و مریئۃ و سبی الذائب
 امرء ایضا اور رویت ثیئ دیگر ہے جسکی معنی دیکھنے اور جاننے
 کے ہیں جیسا کہ صراح میں ہے روئے دیدن بچشم متعدد المفعول
 و دانست متعدد الی مفعولین یقال راء ای البصر و راء عالمی علیہ

اس مادہ میں کسی طرح سے امرۃ کے معنی نہیں آئے ہیں۔

صغ کے امرۃ کا مصدر رویت نہیں ہے۔

کب کے راو جب کا مصدر رویت نہیں ہے اسکی رویت

واراست لازمی امر نہیں ہے۔

نتیجہ

پس امرۃ کی رویت وارانست لازمی امر نہیں ہو

فاذا بطل الملز و مرتبط لللازم

ضلالت دوم اگر اس بحث لفظی سے چشم پوشی کر کے

محض مطلب کے طرف توجہ کی جائے تو وہ بھی صحیح نہیں معلوم ہوتا

اس لئے کہ یہ مسلمات عقلاء سے ہے کہ پردہ ادس واسطہ کو کہتے ہیں

جو درمیان رائی و مرئیہ کے مانع رویت ہو۔

صغ کے کاشفۃ الوجہ اور رائی کے درمیان میں کوئی واسطہ ایسا
نہیں جو مانع رویت ہو۔

کب کے اور جس کے درمیان میں کوئی واسطہ ایسا نہ ہو جو
مانع رویت ہو اور سپر پردہ صادق نہیں آتا۔

نتیجہ

پس کاشفۃ الوجہ پر پردہ صادق نہیں آتا

اس شکل سے جب کاشفۃ الوجہ پر فی نفسہ پردہ ہی صادق نہیں آتا
اوسکو مستح یا شرعی پردہ دار کہنا جہل مرکب ہے۔

صغ کے جو لوگ حدیث یا قول مفسر یا فقیہ بشہادت استثنائے

سروجہ اناث لائے ہیں وہ خلاف قول باری تعالیٰ یدلین

علیہم من جالیبہن الخ کے ہے یعنی لٹکا لیں یعنی گھونٹ لٹکا لیں

اپنے اوپر اپنی چادر ون سے۔

کب سے اور جو خلاف قول باری تعالیٰ ہے وہ بموجب حدیث

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ لا کرا لاحادیث

من بعدی فاذا ساروی لکم عنی حدیث فاعرضوه علی کتاب

اللہ تعالیٰ فما وافق فاقبلوه وما خالف فردوه یعنی بہت

لائے جائیں گے تمہارے پاس بعد میرے میرے جانب سے

حدیثیں۔ پس جسوقت کہ روایت کی جائے تمہارے نزدیک

میری طرف سے کوئی حدیث پس عرض کرو ادا سکوترآن پر پس جو

موافق ہوا ادا سکوقبول کرو اور جو مخالف ہوا ادا سکوردرو۔ باطل ہے

نتیجہ

پس جو لوگ حدیث یا قول مفسر یا فقیہ بشہادت

استثناء و ستر و جوہ اناث لاتے ہیں وہ بموجب

حدیث مذکور باطل ہے۔ اور عامل اسکا آیہ

و انی ہدایہ و من یعص الله ورسوله فان
اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا تو کچھ شک نہیں کہ آگ کا

لہنا جہنم خالدین فیہا ابدًا ط کے تحت میں
اوس کے لہو و زخ کی آگ جو حیدرہ شدہ شدہ کو (اور ہمیشہ) ہمیشہ رہے گا۔

داخل ہے۔

ضلالت سوم مسئلہ نسوان صاحبہ نے عورتوں کی

حفاظت و حراست و تدبیرانہ کو قید و بند قرار دیا ہے اور

اس طرف دہم بھی نہ کیا کہ علی قدر مراتب ہر شے کی حفاظت و

حراست واجب ہے ورنہ تمام نظام عالم بگڑ جائے اور مال و اثبات

مٹ جائے اور عورتوں کی پاکدامنی میں دہبا لگ جائے جیسا کہ ہم

دیکھ رہے ہیں اور صحبت مافیہ مفقود اور ملک و دولت نابود ہو جائے

اور قبل ثبوت جرم مجرم کا حراست میں رکنا قید مجرمانہ میں داخل ہو جائے۔

حالانکہ قید مجرمانہ اسکو کہتے ہیں جو بعد ثبوت جرم من جہت جس مجرم وقوع میں آئے۔

پس جو شخص حفاظت و حراست میں برانہ اور قید مجرمانہ میں فرق نہ کرے اور عورت و مرد کو من جمیع جہت مساوی سمجھے اس سے بڑھ کر کوئی بے تمیز نہیں ہو سکتا۔

ضلالت چہارم اللہ جل شانہ سورہ احزاب میں فرماتا ہے

وَإِذَا اسْأَلْتَهُمْ مِّنْهُ عَافِيَةً لَّيْسَ مِنَ الْوَحْيِ عَلَيْهِمْ

اے پیغمبر! اگر تو ان سے عافیت مانگا تو ان سے اس پر عافیت تو وحی پر نہیں ہے۔

اسباب پس اس کو ان سے پردہ کر کے یہ طامہ تر ہے

واسطے دلون نہ ہمارے کے اور دلون اونکے کے۔

باوجودیکہ زمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام المؤمنین مہین

ماہم اللہ تعالیٰ اونکی نسبت فرماتا ہے کہ جب تم لوگ دسے

اسباب مانگنا چاہو تو پردہ سے مانگا کرو یہ امر متہارے اور

ازواج رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دلون کو بہت خوب ہو

یعنی پردہ کر دے تو جو عورتون اور مردون کے باہم دیکھنے سے

خبر لین کی دلون میں برائی آتی ہے اوس سے پاک رہو گے

بخلاف اسکے مفضل نسوان صاحب کا مقصود یہ ہے کہ حبس

غیر قوم کی عورتیں مخلی بالطبع بے محابا آزادانہ مردانہ اقارب و

اجانب و اغیار و اشرار کے ساتھ ربط و ضبط و اختلاط و ارتباط

خلوت و جلوت میں رکھتی اور چہرہ کو جو عورتون میں باغ حسن و جمال

کامل ہے۔ سداورد لون کو ناباکے کرنے کا ذریعہ فاسد و افسد ہے
 کہوئے ہوئے پہرتی ہیں اسی طرح سناؤ نہیں عورتیں بھی پتیرنا
 یہی شرعی بردوس ہے۔

حالانکہ اسپر بردوسی صادق نہیں آتا جسکی تفصیل منسلک است
 ورم میں بیگنی ہے و جمیع دہن و زلزلہ بان سرور و غائب
 ہے کہ زبان سے نہ نکلیں نہوان صادق اب بھی نہیں سمجھتے
 کہ جب ام المؤمنین کے لئے طرفین سے لڑے رولہ پڑا توڑے۔ نے کی
 رہے پردہ کا حکم ہے تو غیر ام المؤمنین کے لئے طرفین کے
 دلوان پر اثر بد پڑنے کی وجہ سے کس درجہ پر ان کی ضرورت لازم
 آتی ہے۔

ضمیمہ التہذیب جم ۱۱ منسلک صاحب نے اپنی معلم نسوان کی جلد (۱۰)

نمبر (۹) صفحہ (۲۲) میں آیہ محکمہ یا ایہا النبی قل لازواجکم وبناتکم و
 اسے پیغمبر اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں

المؤمنین یدنین علیہن من جلاب بہن الخ کے منطوق کلام کو چھوڑ کر
 سے کہہ کر اپنی چاروں کی گونگٹ غالی کیا کریں۔

مفہوم و مخیل کو اختیار کیا ہے حالانکہ سو آیات مشابہات کے آیات

محکمات میں جسکی معنی صاف صاف ہیں وہاں قیاس کرنا منع ہے

چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اور جبکو بیضادی

نے اپنی کتاب منہلج میں لکھا ہے۔

بجعل هذه الامة برهة بالكتاب وبرهة بالسنة وبرهة بالقياس

فاذا افعلوا ذلك فقد ضلوا یعنی عمل کرتے ہیں امت کے لوگ کبھی کتاب

پر کبھی سنت پر کبھی قیاس پر پس جہوقت عمل قیاس پر کرتے ہیں وہ

گمراہ ہوتے ہیں۔

لیکن مفضل السنوان صاحب کو کچھ غور نہیں۔ اس میں کیا کیا فی ہر ہر

کہ مصل نسوان صاحب کسی اور لباس میں ملتبس ہو کر تلبیس کی
طرف کمر بستہ ہوے ہیں جسکو ہم خوب پہچانتے ہیں۔ ۵

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش من انداز قدت راجی شناسم
ضلالۃ ششم مصل نسوان صاحب کی ذہن میں یہ یاد ہوا
عقیدہ بھی جگایا ہے کہ ہوا کہانے کو عورتوں کا بابر نگنا باعث
تفریح و صحت جسم ہے۔

حالانکہ عورتوں کے لئے ہوا کہانا اور مثل شہداء غیر قیوم بابر نگنا باعث
عموماً و طباً خصوصاً منع ہے۔

شرعاً اس نظر سے کہ خداوند عالم عورتوں کی نسبت فرماتا ہے و قرن
اور ہی

فی بیوتکمن قل للمؤمنین یغضوا من ابصارہم ویحفظوا فروجہم وقل
للمؤمنات یغضن من ابصارہن ویحفظن فروجہن الخ قرآن فی بیوتکمن
کہہ رن میں ہی (بیٹی رہو) (اسے بغیر مسلمانوں سے کہہ کہ اپنی آنکھیں بند رکھیں اور اپنے سر نہ لگا ہوں کی حفاظت کریں)
للمؤمنات یغضن من ابصارہن ویحفظن فروجہن الخ قرآن فی بیوتکمن
کہہ رن اندر (اسے بغیر مسلمان عورتوں سے کہہ کہ وہ بھی اپنی آنکھیں بند رکھیں اور اپنی سر نہ لگا ہوں کی حفاظت کریں)

یہ تو اس کرنا کہ یہ حکم خاص زوج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت ہے
 یہ کمال بلا امت و بلاوت کا اہل ہے۔ کیونکہ ازواج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم ام المؤمنین ہیں اُن کے لئے پردہ کی عجب ضرورت نہ تھی لیکن چونکہ
 ہونا جن حقیقی نبیین میں اُن کے لئے عظیم ہونا اس لئے بنظر طہارت قلوب
 امم بنین و زہرست اللہ۔ چنانچہ یہ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ذاکم
 من انما یوتیہم ذوقہم ویرہم حکم فرمایا اور یہ اب ام المؤمنین کو پردہ کا
 حکم ہوتا تو یہ ام المؤمنین کو بطریق اولیٰ ہوا جیسے والدین کو ان کہنا منہی
 ہے ورنہ ان کے لئے ان کو ضرب والدین بطریق اولیٰ منہی عنہ ہوتا
 اس مفہوم سے موافقت کہتے ہیں اور حکم عام تمام نساء المؤمنین کے لئے آیا
 و ان ہا یہا الہی قال لا رواحہ و مستق و نساء المؤمنین یدان
 سے یہ میرا اثر ہے کہ نہ رات بیٹوں اور مستحقوں کی صورتوں سے کہ وہ انہی چادر
 میں ہوں جہاں سے میں ان کے موجود۔ یہ یا نہ علم میں چلا ہے
 اور یہ کہ ان کا کیا کریں۔

چاروں کا منہ پر دراز کرنا یعنی کہونگٹ نکالنا ثابت ہے اور جب
 کہونگٹ نکالنا ثابت ہو تو منہ کہولنا باطل ہو گیا ورنہ اجتماع
 نقیضین لازم آئے گا اور غرض کی معنی نیچی نگاہ کرنے کے مندرجہ
 بلکہ حبشہ فرخوابانیدین کے منہ میں ماہی "حجۃ الاسلام" اور
 جاتے ہیں کہ چشم فرخوابانیدین کا لفظ آنکھ بند ہونے پر دلالت
 آنکھ کھلی رہنے پر دلالت نہیں کرتا اور جب آنکھ کا بند ہونا ثابت ہو
 جیسا کہ خواب کو لازم ہے تو پردہ بھی ثابت ہو گیا کیونکہ پردہ
 واسطہ کو کہتے ہیں جو درمیان رالی اور مرئیہ کے پانی ویت ہو رہا ہے
 موجود ہے اسی طرح مرد کو بھی آنکھوں کا بند کرنا واجب ہو گیا تاہم عورت
 کو نہ دیکھے اور قلب عورت دم و دونوں کا اثر بد سے محفوظ رہے اور
 طہارت و نزاہت دلون میں علیٰ حالہ باقی رہے اور بفرض محال

غض کی معنی نیچی نگاہ کرنے کے ہیں تو بھی پردہ ثابت ہوتا ہے
اس وجہ سے کہ :-

صننے اور اونچی نگاہ کرنے کی نقیض اونچی نگاہ نہ کرنی ہے
کپکپ اور جو نقیض اونچی نگاہ نہ کرنے کی ہے وہ مستلزم
عدم رویت غیر محرم است اور جو مستلزم عدم رویت غیر محرم ہے
وہی پردہ است۔

نتیجہ

پس اونچی نگاہ نہ کرنی وہی پردہ ہے

اور طباً اس لئے کہ عورتوں کا مزاج حار ہو گا یا بار دیا یا بس یا ^ط
اگر مزاج عورت کا حار ہوا اور ہوا بھی بسبب حرارت خارجہ ^ض
کے حار ہوئی۔ اور اگر مزاج عورت کا بار د ہوا اور ہوا بھی بسبب

برودت عارضیہ خارجیہ بارد ہوئی اور اگر مزاج عورت کا یا بس ہوا
اور ہوا بھی سبب میوست عارضیہ خارجیہ کے یا بس ہوئی۔

اور اگر مزاج عورت کا رطب ہوا اور ہوا بھی سبب رطوبت عارضیہ
خارجیہ معلوب ہوئی۔ اور اگر مزاج عورت کا یابس ہوئی اور ہوا بھی سبب یابست

بالمرض ہوئی۔ ان الصفة تخبیر بالصفة ونزیر بالمثل کذا
المرض بذکر الصفة بالمثلین تحقیق کہ صحت حاصل ہوئی

ضدک اور زائید ہوتی ہے ساتھ مثل کے اسی طرح سے مرض
زائید ہوتا ہے ساتھ ضد کے اور زیادہ ہوتا ہے ساتھ مثل کے

اس سے ثابت ہوا کہ جو بعض عورت نے صبح و شام کو ہوا کہانا
اختیار کیا ہے وہ حکیمانہ نہیں ہے بلکہ محض بغرض حصول لذات

نفسانیہ و وصول مقتضیات شہوانیہ ہے جسکے نتائج مثل آفتاب

کے روشن ہیں اس پر بھی کوئی نزدیک ہے تو اس میں ہوا کا قصور نہیں
 بلکہ کاسبہ ہوا کی عقل کا فتور ہے۔ اگر نہ بیند بروز شبہ چشم
 چشمہ آفتاب را چہ گناہ۔ اگر کہا جائے کہ ہوا موافق مزاج عورتوں
 کے ہو تو بھی تو مسلمانوں کی عورتیں سیر کو نہیں نکلتیں۔

اس کے دو سبب ہیں اول یہ کہ شرعاً بحکم و قون فیہ تو کن بغیرھا
 عورتوں کو اپنے مکانوں میں رہنا واجب ہے اسلئے کہ باسیر منہ نہ کھولے
 ہوئے سیر کر نہ لکھنے سے رائی و مرئیہ یعنی مرد و عورت کے دلوں پر
 بحکم ذلکم اظہر لقلوبکم و قلوبھن اثر بد پڑتا ہے۔

دوم یہ کہ بالفردن ہوا موافق بھی تو عورتوں کا منہ کھولے ہوئے
 مجمع عام میں سیر کو جانا ضرور نہیں اسلئے کہ ہوا ایسی چیز نہیں کہ گوجہ
 و بازار و شائع عام یا جنگل یا مجمع عام میں پہرے سے حاصل ہوتی ہو

بلکہ یہ وجہ ہے جو حکمت حکیم مطلق علی قدر مراتب گدا سے لیکر
 شاہ تک ہر مکان میں موجود ہے اور بالفرض من وجہ اگر جو اکم
 آتی ہو تو اسکی تدبیر ممکن ہے درتے چے حجروں کے کہولین بنکے
 آویزان کرین اگر بنکے آویزان کرنے کی قدرت نہ ہو تو دسی بنکے
 موجود ہیں اون سے استراحت کرین صحن میں میٹھیں اگر نظر
 اسکے کہ جیسے مرد مکلف ہے عورت بھی مکلف ہے عین کسب قدر
 تکلیف بھی ہو تو اس بے حیائی سے یہ تکلیف ہزار درجہ بہتر ہے
 جو خلاف عقل ہے جس سے غیر محرم کے دیکھنے سے قوت شہوئیہ
 باہیمہ انسانہ بیجا نہیں آتی ہے اور اگر اپنی عورت یا لڑکی اور
 بہن و امثالہا کو کسی غیر محرم کے ہمراہ یا ہم بغل یا ہمراز یا ہم صحبت
 دیکھیں تو قوت غضبی کو سخت اشتعال پیدا ہوتا ہے حتیٰ کہ حیوانا


جیسے مرغ و کبوتر و گنجشک خائلی وغیرہ۔ اور اگر باوجود ایسی بچیاں
 کے قوت غضبی کو ترکیب پیدا نہ ہو تو جہن لازم آتا ہے اور یہ بعض
 حیوانات رذیل میں بھی ہوتی ہے جیسے سور و غیرہ۔ و حلاوت حکم خدا
 و قرآن فی ہونک و غیرہا منہ کہو لے ہوے پیر کے بہانہ سے
 آراستہ و پیرا ستہ تہ متوفتہ الوجہ ہو کر نفس امارہ کی خواہشیں نکالنے کو
 مجمع عام میں تشریف لائیں اور طرفین کی دلون پر اثر بد ڈالنے کا
 باعث ہوں خود بھی گنہگار ہوں اور دوسرے کو بھی گنہگار بنائیں
 اور رفتہ رفتہ لیلی و مجنون کا فوٹو اور فریاد شیرین کی تصویر بنجائیں
 بغیر ذالک من ذالک۔

ضلالت ہفتہ یہ دعویٰ یقینی مضل عنوان صاحب کا غلط ہے
 کہ سیلانوں کی عورتیں بسبب قید شدید کے جاہلہ رہتی ہیں کیونکہ سہیلی

عورتیں دو حال سے خالی نہ ہونگے یا تو انکے پاس اسی غیر محرم کا
 گذر ہوتا ہوگا یا نہ ہوتا ہوگا اگر غیر محرم کا گذر ہوتا ہے تو وہ پردہ
 ہی نہ ہوا جسکی نسبت مجبب ہے اور اگر غیر محرم کا گذر نہ ہوتا ہے
 اور درحقیقت پردہ ہے جسکو مضل عنوان صاحب قیدِ حدیث ^{نفسیہ}
 کرتے ہیں اس حالت میں مضل عنوان صاحب کو کیونکر معلوم ہوا کہ
 مسلمانوں کی عورتیں عموماً جاہلہ رہتی ہیں کیا ناصح صاحب سوائے ان
 کمالات کے جو پشت از بام و فسانہ خاص و عام ہیں کمالِ غیب دانی
 بھی رکھتے ہیں جو ممکنات کے لئے محالِ عقلی ہے۔

کیا یہ ممکن ہے کہ غیر محرم پردہ بھی ہو اور پردہ کے اندر کا حال ^{نفسی}
 کہہ دے جو مستلزم غیب دانی ہے۔

کیا ممکن ہے کہ مال و اسباب کی حفاظت نامہ بھی ہو اور چوری بھی ہو

پردہ میں تو غیر محرم کا گزر جب ہی ہوتا ہے جبکہ پردہ نہیں ہوتا علی
 ہذا القیاس مال جب ہی چوری جاتا ہے جب کہ اسکی حفاظت تامہ ہو
 قطعاً محال عادی ہے کہ پردہ بھی ہو اور غیر محرم کا گزر بھی ہو اور
 حفاظت تامہ ہو اور چور کا گزر بھی ہو مصنفہ  غیر کا دخل ہو
 خلوت میں وہ خلوت کیسی: حر ہو کر جو نظر آئے وہ عورت کیسی:
 لغوہ باللہ من ہذا الضلالة الصریحہ۔ اور اگر بے پردگی علت حصول
 علم و کمال ہو تو مضل سنوان صاحب اور ادنیٰ عورتیں بھی تو بے پردہ
 ہیں بہرہون جاہل و جاہلہ ہیں مضل سنوان صاحب تو اسوجہ سے
 جاہل ہیں کہ وہ موضوع بحث ہی کو نہیں پہچانتے امرۃ کا مصدر ریت
 فرماتے ہیں جب معلم سنوان صاحب کا یہ حال ہے تو وہی حال
 ادنیٰ معلم و غیرہ کا بطریق اولیٰ ہوگا کیونکہ عنوان کی بد حالی سے معذور

کی بدنامی اور قبح سالی کی کیفیت خشک سالی سے معلوم ہو جاتی ہے
 اور یہ بھی لازم آتا ہے کہ صد ہا قوموں کی مرد اور عورتیں آزادانہ آواؤ
 دشت بھجائی دے شرعی بے پردہ ہیں اگر بے پردگی ہی علت
 حصول علم و کمال ہے تو یہ پھر کیوں جاہل و جاہلہ رہتے ہیں فاذا
 بطل العلة بطل المعلول۔

ضلالت مشتم مضل نسوان صاحب اکثر و اغلب بسبب
 اپنی بے مایگی کے دعویٰ تو کلی کر بیٹھتے ہیں جیسے کہ مسلمانوں کی
 عورتوں کو مثل نسوان غیر قوم منہ کھلے مجمع اجانب میں جانا اور
 باہم ربط و ضبط و اختلاط و ارتباط رکھنا چاہئے ہی پردہ شرعی
 اور جب اس پر دلیل لاتے ہیں تو جزئی۔

حالانکہ دلیل جزئی مفید دعوائے کلی نہیں ہوتی جیسے فلان عورت

یا چند عورتیں فلان مجمع میں تہین پہر اس جزئی میں بھی بہ نقصان
 ہوتا ہے کہ اس سے ثابت نہیں ہوتا کہ منہ کہو لی ہو یا تہین یا ^{نہ} یا
 علیہن من جلا بیہن الخ کے حکم میں تہین۔

اگر فرض کیا جائے کہ منہ کہو لے ہوے تہین تو دعویٰ کلی اس سے
 ثابت نہیں ہوتا کیونکہ :-

مثلاً

کوئی شخص دعویٰ تو کلی کرے کہ حیدر آباد میں سب مسلمانوں کی عورتیں
 بے پردہ ہیں اور جزئی دلیل یہ لائے کہ محب حسین مسلمان لی نام اور
 بہو بیٹیان بے پردہ مثل نسا نسا مری وغیرہ کے منہ کہوے
 پھر فی ہین اس سے تمام حیدر آباد کے مسلمان عورتوں کا بے پردہ
 ہونا کہیں ثابت نہ ہو گا کیونکہ دلالت جز مستلزم دلالت کل نہیں ہوتی

اور اگر وہ یدانین علیہم من جالبین الخ کے حکم میں تہیں تو فہو المراد
 علی ہذا القیاس مفضل نسوان صاحب فرماتے ہیں کہ حج میں عورتیں
 منہبہ کہولتی ہیں۔ حالانکہ ثبوت خاص مستلزم ثبوت عام نہیں۔
 اگر حج میں منہبہ کہولنا جائز بھی ہو جائے تو اس سے عموماً منہبہ کا کہنا
 لازم نہیں آتا لان الضماد ساقی المحظورات لیکن حج میں منہبہ کہولنا
 بھی جائز نہیں بلکہ مقنعہ منہبہ پر ڈالنا جائز ہے کما ردی عن
 عائشہ رضی اللہ عنہا ولا تخافی مقنعہ بمذلة الاستظلال۔

میں کہتا ہوں کہ استظلالا نہیں بلکہ حکماً بموجب آیہ شریفہ یا ایھا النبی
 قل لا زواجک وبناتک وساء المؤمنات یدانین علیہم من جالبین الخ
 واجب ہے اور نیز عقلاً کیونکہ سخت حیرت کا مقام ہے کہ سر کہولنا
 عورت کا آواز تک بلند کرنا عورت میں داخل ہوا در منہبہ جبکی رویت

یا چند عورتیں فلان مجمع میں تھیں پھر اس جزئی میں بھی بے نقصان
 ہوتا ہے کہ اس سے ثابت نہیں ہوتا کہ منہ کہولی ہو یا تھیں یا ^{نہیں}
 علیہم من جلا بیدھن الخ کے حکم میں تھیں۔

اگر فرض کیا جائے کہ منہ کہولے ہوئے تھیں تو دعویٰ کلی اس سے
 ثابت نہیں ہوتا کیونکہ :-

مثلاً

کوئی شخص دعویٰ تو کلی کرے کہ حیدر آباد میں سب مسلمانوں کی عورتیں
 بے پردہ ہیں اور جزئی دلیل یہ لائے کہ محب حسین مسلمان بنی ہام اور
 بہو بیٹیان بے پردہ مثل نسا، نسا، مٹی وغیرہ کے منہ کہولے
 پھرتی ہیں اس سے تمام حیدر آباد کے مسلمان عورتوں کا بے پردہ
 ہونا کیسی ثابت نہ ہوگا کیونکہ دلالت جز مستلزم دلالت کل نہیں ہوتی

اور اگر وہ یدنان علیہن من جالیہن انخ کے حکم میں تھیں تو فہو الماد
 علیٰ ہذا القیاس مضل عنوان صاحب فرماتے ہیں کہ حج میں عورتیں
 منہ پہ کھولتی ہیں۔ حالانکہ ثبوت خاص مستلزم ثبوت عام نہیں۔
 اگر حج میں منہ پہ کھولنا جائز بھی ہو جائے تو اس سے عموماً منہ پہ کھولنا
 لازم نہیں آتا لان الضرر و ساقبہ المحظورات لیکن حج میں منہ پہ کھولنا
 بھی جائز نہیں بلکہ مقنعہ منہ پہ پڑنا جائز ہے کما روی عن
 عائشہ رضی اللہ عنہا ولا غما فی مقنعہ بمذلة الاستظلال۔

میں کہتا ہوں کہ استظلال انہیں بلکہ حکماً بموجب آیہ شریفہ یا ایہا النبی
 قل لا زواجک و بنتک و ساء المؤمنین یدان علیہن من جالیہن انخ
 واجب ہے اور نیز عقلاً کیونکہ سخت حیرت کا مقام ہے کہ سر کھولنا
 عورت کا آواز تک بلند کرنا عورت میں داخل ہوا اور منہ پہ جسکی رویت

مادہ و سوسہ شیطان اور جسکا دیکھنا تحریک قوۃ باہمیہ کا عنوان ہے
 وہی کہلا رہا ہے۔ پس جس سبب سے رگڑا ہوتا اور آواز کا بلند کرنا داخل
 عورت ہوا وہی سبب منہ کے کہوتے میں موجود ہے تو منہ کا کہونا
 بطریق اولیٰ داخل عورت ہوگا کیونکہ جہان سبب پایا جائے گا۔
 وہاں سبب بھی پایا جائے گا۔

دو سکر یہ کہ جبین کشف وجہ کا فعل مخالف حکم خدا پیدا نہیں علیہ من
 جائزین وغیرہا کے ہے اور نہ فعل مخالف حکم خدا کے ہے وہ حرام
 پس جبین کشف وجہ حرام ہے اگرچہ فعل نہ عم خود موجب حد
 یا قول مفسر یا فقیہ کے ہو کہ یہ نہ جو فعل مجتہدین حکم قرآن ہو وہ حرام
 علاوہ اس کے بیت اللہ ایسا کہ نہیں جہان داون پر شریک آئین کا
 دروازہ کہول دیا جائے اور ذلک

کا پہلا گ بند کر دیا جائے چنانچہ در بارہ طواف حج رد المحتار شرح المنہاج
 مطبوعہ مصر نمبر (۲۰۵) میں لکھا ہے قولہ ولو سالت شیئا علیہ
 وجائزہ عنہ جائز بل یندب حاصلہ ان محمل الاستحباب عند
 عدم الاجاب و اما عند وجودہم فالارضاء واجب علیہا
 عند الامتنان و عند عدمہ لا یجب علی الاجانب غرض البہرہ
 یعنی اگر چہ زور عورت پر دوسے کوئی شے منہ پر یعنی گہونٹ
 نکالے اور نہ لگا بہ ارکبے پر دو کو منہ سے یعنی منہ سے جسد نہ ہو
 جائز ہے بلکہ مستحب ہے حاصل اس کلام کا یہ ہے کہ تحقیق کر محل استحباب
 نزدیک عدم اجانب کے ہی لیکن نزدیک وجود اجانب کے پس پردہ
 چوڑنا یعنی گہونٹ نکالنا عورت کے لئے واجب ہے نزدیک امکان کے
 اور نزدیک عدم امکان کے واجب ہے انیسویں پر آنکہ بند کرنا عورت سے

ضلالتِ اہم بضل نسوان صاحب فرماتے ہیں کہ عورتیں

عید گاہوں اور جماعتوں میں منہ کھلے ہوئے آتے ہیں حالانکہ

بحکم یا ایھا النبی قل لازواجک وبناتک ونساء المؤمنین یردن

علیہن من جلابیہن الخ واذ انزلناہن من ثناء فشاءواھن من وراء

حجاب ثم ذلکم اظہر لقلوبکم وقلوہن الخ وقل للمؤمنات

یغضضن من ابصارھن الخ عورتوں کا عید گاہوں اور مسجدوں

اور جماعتوں میں منہ کھولے ہوئے آنا منہی عنہ ہے۔

اگر خلاف اسکے عورتیں عمل کریں تو اس سے منہ کھلے پرنے کا جواز

نہیں نکلتا یہی وجہ ہے کہ بحر العلوم بھی اپنے رسائل الارکان

مطبوعہ مطبع نو لکھنؤ بابۃ ۳۰۹ صفحہ (۱۰۰) میں فرماتے ہیں

ولیس علیہن حضور الجماعات بل یصاہن فی بیوتھن لان

فی خروجن الی الجماعات فتنة عظيمة اما اُفتی به المتأخرون لما
 راؤ من فساد اهل الزمان وعلیه الفتوی واما ایمننا الثلثة فقد
 منعوا الشرب عن حضور الجماعات وجوز الامام ابو حنیفة
 للعجائز فی المغرب والعشاء والفجر لعدم الفتنة فی هذه الاوقات
 لقلة حضور من یتوهم الفتنة وهما جوزا فی صلوة لعدا
 کون العجائز محل الفتنة وهذا المحتوی انما کان بحسب زعمهم
 واما الآن فالفتنة لا تختص بالنساء والرجال غالباً لفساد اهل الزما
 ن اور نہیں جائز ہے عورتوں کو حاضر ہونا جماعتوں میں بلکہ وہ نماز پڑھیں
 اپنے گھروں میں اسلئے کہ ان جماعتوں میں جانا فتنة عظیم ہے اور
 یہ وہ مسئلہ ہے جس پر فتویٰ دیا ہے شاخین نے جبکہ دیکھا وہ ہوں
 فساد اہل زمان کو اور اسی پر ہے فتویٰ لیکن ہمارے ائمہ مثلاً

ضلالتِ ہم بضل نسوان صاحب فرماتے ہیں کہ عورتیں

حیدر گاہوں اور جماعتوں میں منہ کھلے ہوئے آتے ہیں حالانکہ

بحکم یا مآل النبی قل لازواجکم وبناتکم وبنات المؤمنین یا مآل المؤمنین

علیہن من جلیسہن الخ واذ انتمھن من انفسہن سواھن من وراء

حجاب لہ ذلکم اطہر لقلوبکم وقلوب الخ وقل لئلا تموت

فیضض من ابصارھن الخ عورتوں کا حیدر گاہوں اور مسجدوں

اور جماعتوں میں منہ کھولے ہوئے آنا مہنی عمدہ ہے۔

اگر خلاف اسکے عورتیں عمل کریں تو اس سے منہ کھلے پیرنے کا جو

نہیں نکلتا یہی وجہ ہے کہ بحر العلوم بھی اپنے رسائل الابرار

مطبوعہ مطبع نوکشتہ بابۃ ۳۰۹ صفحہ ۱۰۰ میں فرماتے ہیں

ولیس علیہن حضور الجماعات بل یصلین فی بیوتھن لان

فی خروجن الی الجماعات فتنة عظيمة اما اذ فتی به المتأخرون لها
 راؤ من فساد اهل الزمان وعلیه الفتوی واما ایتمنا الثلثة فقد
 منعوا الشراب عن حضور الجماعات وجوز الامام ابو حنیفة
 للجائز فی المغرب والعشاء والفجر لعدم الفتنة فی هذه الاوقا
 لقله حضور من يتوهم الفتنة وهما جوزا فی کل صلوة لعدم
 کون الجائز محل الفتنة وهذا المجتوز انما کان بحسب زعمهم
 واما الآن فالفتنة لا تختص بالنساء والرجال غالبه لفساد اهل الزما
 ن اور نہیں جائز ہے عورتوں کو حاضر ہونا جماعتوں میں بلکہ وہ نماز پڑھیں
 اپنے گہروں میں اسلئے کہ انکا جماعتوں میں جانا فتنة عظیم ہے اور
 یہ وہ مسئلہ ہے جس پر فتویٰ دیا ہے متاخرین نے جبکہ دیکھا اوہوں نے
 فساد اہل زمان کو اور اسی پر ہے فتویٰ لیکن ہمارے ائمہ ثلثہ

(ابو یوسف رحمہ اللہ و امام محمد رحمہ اللہ و امام اعظم رحمہ اللہ) نے تحقیق منع فرمایا ہی
جوان عورتوں کو جماعتوں میں حاضر ہونے سے۔

اور فقط امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی ہی عورتوں کو نماز مغرب و عشاء
و فجر میں عدم فتنہ کی وجہ سے حاضر ہونیکو جائز رکھا ہے (اور ابو یوسف
و امام محمد رحمہ اللہ) نے بڑی ہی عورتوں کو بسبب کم حاضر ہونے اور
لوگوں کے جن سے فتنہ کا وہم ہوتا ہے اوقات مذکورہ میں
نماز میں حاضر ہونیکو جائز رکھا ہے اسلئے کہ وہ محل فتنہ نہیں ہے
اور یہ جائز رکھنا ائمہ ثلاثہ کا (بڑی ہی عورتوں کے لئے اور ان کے
زمانہ کے لحاظ سے تھا) جو شر و فساد سے پاک تھا۔ لیکن اب یعنی
اس زمانہ میں (عورتوں اور مردوں کے اختلاط میں فتنہ غالب ہے
بوجہ فساد زمانہ کے۔

اور فقہار کا قول ہے کہ المروءة الواحدة تفسد صلوٰۃ ثلثة واحدا
 عن یمنہا وواحد عن شمالہا وواحد خلفہا۔ یعنی ایک عورت
 فاسد کر دیتی ہے تین مردوں کی نماز کو ایک اس شخص کی جو دہنی جنب
 عورت کے ہو۔ دوسرے اس شخص کی جو بائیں جانب عورت کے ہو۔
 تیسرے اس شخص کی جو پیچھے عورت کے ہو مفضل نسوان صاحب
 میں حیاتو نام کو نہیں جو حکم خدا اور فقہار کو دیکھ کر بیان میں سر ڈالیں
 اور سوچیں کہ جب ایک عورت تین مردوں کی نماز دے رہی ہے اور بائیں
 اور پیچھے رہنے سے فاسد کر دیتی ہے تو عورتوں کا منہ نہ کھولتے
 جماعتوں اور عید گاہوں میں آنا بطریق اولیٰ دلون کو فاسد کر لگا
 اور ذلسم احاطہ لقلوبکھ وقلوبہن کے مصداق کا خون ہوتا
 سے اول اندیش و انگے گفتار پاپا یہ پیش آمدست و پس یوارہ

پس جس مولف کی نادانیت و ضلالت کا یہ حال ہو وہ ہرگز

اس قابل نہیں ہو سکتا کہ اس سے خطاب کیا جائے

پس تمام اہل اسلام و ایمان کو چاہئے کہ مناظرہ میں

مراتب کا بھی لحاظ رکھیں کہ خلاف مراتب

مباحثہ از روئے علم مناظرہ مناظرہ

(منع ہے فقط)

تاریخ آخر جمادی الاول

۱۵۳۱ھ

شعبہ

طبع ہوا

ترجمہ کتاب ۵۶
کتاب لاجواب

روانتر و فیتہ آواسلام
جسین مسلمانوں کے مذہب کے اصول اور خاص مسائل کی فہم کی تصویر پیش کرتا ہے

مصنفہ فاضل اجل عالم باعمل سائنس

ڈبلیو ایچ عبداللہ کوٹلیہ

سلمہ اللہ تعالیٰ وکیل عدالت العالیہ لورپول ملک انگلستان



جنرل گارڈن کافول ہے کہ میں مسلمانوں کو پسند کرتا ہوں وہ اپنے خدا سے شرمندہ نہیں ہیں انکی زندگی
اچھی طرح سے پاک ہوتی ہے

اے محمد گدے کہ اے کافرو میں اوسکی پوجا نہیں کرو گلا
جسکی تم پرستش کرتے ہو نہ تم اوسکی پوجا کرو گے جسکی میں پرستش کرتا ہوں
نہ میں اوسکی عبادت کرتا ہوں جسکی تم کرتے ہو نہ تم اوسکی عبادت کرو گے
ہو جسکی میں کرتا ہوں تم اپنا مذہب رکھتے ہو اور میں اپنا -
قرآن کی سورۃ ۱۰۹

مطبع اسلام اگرہ دیوان اباصحیح کوثر ترجمہ ڈبلیو ایچ

اشتمار

ماضیہ جو کہ کتابہاے انگریزی و ترجمہ کتبہاے اردو مصنفہ کی واسطے ہدیہ نظر میں چارے مطبع میں موجود ہیں جن صاحبان طالب فرماویں۔ اور قیمت مذکورہ علاوہ محصول ڈاک و منی آرڈر

انگریزی کتابیں

ہوا یژڈ فقیہہ آواسلام۔ تیسری مرتبہ کا چھپا ہوا یعنی ٹھہرا ہوا
ریلیجن آف دی سورڈ

ہمس یعنی مناجات اسکا ترجمہ اردو ہی ہو رہا ہے بروقت طیار

اردو کتابیں

ترجمہ کتاب فقیہہ آف اسلام

ترجمہ کتاب فیضک فیضیہم یعنی تعصب متعصب

ترجمہ کتاب ریلیجن آف دی سورڈ

ترجمہ کتاب رولزڈ فقیہہ آواسلام

اخبار اسلام اگرہ

یہ اخبار اسلام کی نئی کاہر ہے اور مضمین چار بار شائع ہوتا ہے۔

چند سالہ پیشگی مقررہ بابیہ بارہ روپیہ مقررین غرضی اس اخبار

پر اسکی خریداری بطور امداد واجب کیونکہ اسکے منافع میں مشترک

التماس

ہمارے مطبع میں یہ کتاب روٹڈ فقیہہ آواسلام مصنفہ جناب

نور مسلم اور بجل بعد ادا سے حق تصنیف چار ہزار چیک تیار ہوئی ہیں ا

قصہ مطبع نغمہ راین السہ

